بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

قومی اسمبلی میں عبوری آئین پر بحث کے دوران علماء کے مختلف مکاتبِ فکر نے متفق ہو کر پورے شدّ و مد کے ساتھ مطالبہ کیا کہ آئین میں جہاں ملک کی صدارت اور دیگر کلیدی آسامیوں کے لئے مسلمان کا ہونا لازمی قرار دیا جائے وہاں مسلم کی تعریف بھی ہونی چاہئے کیونکہ کسی چیز کی ماہیت اس کی جامع اور مانع تعریف ہی سے واضح ہو سکتی ہے۔ مسلمان قوم کی ایک مستقل تشخص ہے جو اسے دوسری اقوام اور ملل سے ممتاز کرتی ہے۔ یہی انفرادی اور امتیازی تشخص ہی دو قومی نظریہ کی بنیاد پر تشکیلِ پاکستان کا ذریعہ بنا ہے۔ اور آج بھی کوئی اسلامی مملکت اور مسلم قوم اپنے وجود کو صرف اس صورت میں برقرار رکھ سکتی ہے کہ وہ ایک واضح اور غیر مبہم مفہوم کے ذریعہ مارِ آستین اسلام نما ملحدوں اور کافروں سے اپنی ملت کی حفاظت کر سکے۔ برصغیر پاک و ہند کی مختلف الاقوام حیثیت پھر موجودہ حالات میں پاکستان کی نزاکتیں اس مطالبہ کو ایک جائز اور معقول مطالبہ قرار دیتی ہیں۔ مگر حزبِ اقتدار نے جس زور شور سے اس مطالبہ کو مسترد کرنا چاہا اسکی کوئی مناسب وجہ بجز "مرزائیت نوازی" اور الحاد پروری کے اور سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ بالآخر وہی ہوا کہ چور کو داڑھی کا تنکا نظر آنے لگا۔ اور مرزائیوں نے اور کسی حد تک منکرینِ حدیث پرویزیوں نے حکومت کے اختیار کردہ موقف پر خوشی اور مسرت کا طوفان اٹھایا۔ آج ان لوگوں کے پریس پر سطحی نظر ڈال کر بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس مطالبہ پر مرزائی جتنے بھی سیخ پا ہوں گے اور پرویزی یا منکرِ خدا اور رسول کمیونسٹ جتنی ناگواری ظاہر کریں گے اتنی ہی اس مطالبہ کی معقولیت اور گہرائی و دوررسی ظاہر ہوتی چلی جائے گی۔ جس سے اسمبلی کے حزبِ اقتدار نے محترم وزیرِ اطلاعات کی قیادت میں علماء کے باہمی اختلاف کی آڑ میں فرار اختیار کرنا چاہا، مگر علماء کی متفقہ پیش کردہ تعریف نے آئینی کمیٹی کیلئے یہ راستہ بھی مسدود کر دیا ہے۔ تعجب تو مرزائی گروہ پر ہے جو ایسے مطالبات کو مسلمانوں میں تفرقہ انگیزی سمجھ رہا ہے جب کہ اس گروہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کے قلعۂ اتحاد ختمِ نبوت میں شگاف ڈالنے کی ناکام سعی کی اور مسلمانوں میں اختلاف و انتشار اور نفاق کا بیج ڈالنے کیلئے ایک مستقل مذہب کھڑا کیا۔ اسلام اور کفر کے درمیان خطِ امتیاز کھینچنے پر یہ لوگ چلا رہے ہیں، جب کہ ان کے پیر و مرشد متنبی کذاب قادیانی نے اپنے نہ ماننے والوں کو قطعی کافر، مرتد، جہنمی اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا، خواہ کسی نے اس کا نام تک بھی نہ سنا